ہلاک شدگان کی تعداد سے تقریباً ایک اور پندرہ کی نسبت ہے۔ لہذا اس سانحے کے ذمہ داران کی مذمت کشمیر میں ریاستی دہشت گردی کی بے جا حمایت کرنیوالے امریکہ کی مذمت کا پندرہواں حصہ ہے۔

دہشت گردی کا قلع قمع

اگر آج عالم انسانیت امن ومروت کی فضا کا خواہاں ہے تو امریکہ سمیت تمام ویٹو پاورز اور دیگر طاقتور ممالک کو اپنی دوغلی پالیسیاں، دوسروں کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور غریبوں کے خلاف ظالمانہ کارروائیاں بند کر کے عالمی سطح پر عدل ومساوات قائم کرنا پڑے گا۔

یاد رکھیے! کہ صرف عدل وانصاف اور انسانیت نوازی ہی دہشت گردی کا قلع قمع کر سکتی ہے۔

آج کے عالمی دہشت گردوں (یہود) کے پیشرو خود اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو خیبر کے یہودیوں کے پاس کھجور کی فصل کا اندازہ لگانے بھیجا۔ ان کے بیان کردہ اندازے پر یہود نے اعتراض کیا "آپ نے ہم پر زیادہ اندازہ لگایا ہے" اس صحابی نے جواب دیا "اگر تم اسے زیادہ سمجھتے ہو تو پھل اتارنے کا ذمہ مجھ پر، میں تمہیں اسی اندازے کا آدھا حصہ ادا کروں گا"۔ اس منصفانہ جواب کو سن کر وہ لاجواب ہوئے اور انہوں نے برملا اقرار کیا: " ھذا الحق وبه تقوم السماء والارض " یعنی "آپ کی پیشکش حق وانصاف پر مبنی ہے اور عدل وانصاف ہی پر آسمان وزمین کا نظام قائم ہے" (سنن ابی داؤد کتاب البیوع **698/3**)

پس انصاف اور امن میں چولی دامن کا رشتہ ہے، دنیا میں انصاف نافذ کئے بغیر امن کا خواب ہرگز شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔

وما علینا الا البلاغ

......اور دنیا بھول گئی

2-12-1942 شکاگو امریکہ میں اطالوی سائنسدان ڈاکٹر انریکو فرمی نے ایٹم بم بنالیا۔

16-7-1945 امریکہ نے میکسیکو میں پلوٹونیم سے بنے ہوئے بم کا تجربہ کیا۔

25-7-1945 امریکی صدر ٹرومین نے اہم جاپانی شہروں کی فہرست میں سے ہیروشما اور کوکورا کا انتخاب کیا۔

6-8-1945 امریکی بمبارہ طیارہ B-29 کیپٹن پال ٹبٹس کی قیادت میں صبح 2:45 پر 4 ٹن وزن بم لئے روانہ ہوا۔ 8 بجے صبح ہیروشما شہر پر ایٹمی دھماکہ کیا۔ سیاہ بدبودار اور زہریلا دھواں پھیلا جس سے تابکاری سے لبریز چکنی بارش شروع ہوئی .....

کیا ہم بھی مسلمان ہیں؟

ابو مرشد۔ڈاکٹر

درج ذیل مضمون پڑھ کر نہ سوچیں کہ یہ محض ایک واقعہ تھا' جو گزر گیا۔اسلام اور مسلمانوں پر اس قسم کے حالات بار بار آتے رہے ہیں اور ہر دور میں مغیرہ بن شعبہ بھی پیدا ہوتا رہا ہے اور ''رستم'' کو پوجنے والے درباری بھی!
ہر دور کے رستم نے اسلام کو تہس نہس کرنے کا ارادہ کیا ہے۔برادران ملت! آیئے آج ہم مل کر اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں کہ آج کے رستم کا حشر اس ''رستم'' کی طرح کیوں نہیں ہورہا؟
ہم میں مغیرہ رضی اللہ عنہ کا ایمان نہیں' برحق۔لیکن اسباب ظاہری بھی ایسی چیز ہے جس سے صرف نظر مغیرہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو نہیں کرنا چاہیے! عہد کریں کہ نئی نسل کو ظاہری ''علم'' جس کا معنی انگریزی میں ''Science'' ہے' سے بھی آراستہ کریں گے' تاکہ وقت کے رستم کو تہس نہس کرنے کا ضروری سامان مہیا کرسکیں۔ (مضمون نگار)

میں چشم تخیل سے دیکھ رہا ہوں کہ ایک پر رونق شاہی دربار ہے......

میں ایک شخص کو دیکھ رہا ہوں...... پھٹے پرانے کپڑوں میں......مگر اس کی چال میں وقار اور متانت ہے میں ایک گونجدار آواز سن سکتا ہوں...... یہ گونجدار آواز' ایک اکیلی آواز...... ''ہم مسلمان ہیں......ہم عرب ہیں...... ہمارے ہاں یہ دستور نہیں کہ ایک شخص معبود بن بیٹھے اور دوسرے لوگ اس کی پوجا کریں۔سب انسان برابر ہیں۔......''

ایک دھماکہ تھا' قیامت صغریٰ تھی یہ آواز اس وقت کے سپر طاقت کے دربار پر جلال میں......

آیئے میرے ساتھ اس تاریخ کے سفر پر......آپ بھی آیئے......اپنے چشم تخیل کو وا کریں......جس سال عرب بھر کے ہزاروں دشمن اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے شہر پر چڑھائی کرنے آئے تھے' اسی سال اسلام کی صداقت مغیرۃ بن شعبۃ کی زندگی میں فاتحانہ داخل ہورہی تھی۔

غزوہ احزاب کا طوفانی حملہ بھی جب اسلام کا چراغ گل نہ کرسکا' جب ہزارہا افواج مل کر بھی حضرت محمد ﷺ کے سوز دروں کو زیر نہ کرسکے' تو مغیرہ کی عقل نے اسلام کے قدموں میں ہتھیار ڈال دینے کو ہی بہترین ہوشمندی سمجھی۔ان کے دل کی دھڑکنیں' ان کے کفر وشرک کی پوری زندگی پر بجلی بن کر گریں۔سارا ماضی چشم زدن میں راکھ کا ڈھیر ہوگیا اور اس راکھ سے زندگی کی حسین ترین چنگاری ایک لازوال مستقبل کی شاہرہ بناتی چلی۔وہ اٹھے اور مدینے کی طرف اپنے رب کی پکار پر بیتابانہ

چل کھڑے ہوئے۔ پوری دنیا آواز دیتی رہ گئی' پوری زندگی ان کے پاؤں پکڑتی رہ گئی' مگر وہ سیدھے چلتے رہے' دنیا بھر کو ٹھکراتے ہوئے' خود اپنے ماضی کو ڈھاتے ہوئے چلتے رہے۔ انہوں نے حق کو قبول کر لیا تھا اور باطل کو چھوڑ ہی دیا تھا۔ وہ اسلام لے آئے تھے اور ہجرت کر رہے تھے۔ اسلام اور ہجرت دونوں ہی کفر وشرک اور فسق وفجور کی ساری زندگی کو ڈھا دیتی ہیں۔ اور انسان ان کے آغوش میں گویا از سرے نوجنم لیتا ہے' تو ایک نومولود بچے کی طرح معصوم ہو جاتا ہے۔ مغیرۃ بن شعبۃ اسلام اور ہجرت کے دو آتشہ آب حیات میں غسل کر کے کس قدر معصوم اور کتنے شاندار مومن ہوئے ہونگے؟ کس قلم کے بس میں ہے جو اس کی تصویر کھینچ سکے؟

معرکہ حدیبیہ وہ پہلا موڑ تھا جہاں دنیا نے پہلی بار مغیرۃ بن شعبۃ کو ایمان واسلام کی صفوں میں سینہ سپر دیکھا۔ جس وقت کفار مکہ کا نمائندہ عروۃ بن مسعود الثقفی نبی کریم ﷺ سے مصالحت کے مسئلے پر بات چیت کر رہا تھا اور عربوں کے دستور کے مطابق رہ رہ کر رسالت مآب ﷺ کی ریش مبارک کی طرف ہاتھ بڑھانے کی کوشش کرتا' تو اس کے اس طرز عمل کو رسالت کی شان سے فروتر محسوس کر کے ہر بار صحابہ کا ہاتھ تلوار کے دستے پر پہنچ جاتا تھا' غیرت حق کفر کے اس انداز کو دیر تک برداشت نہ کر سکی تھی۔ آخر جس مؤمن کا پیمانہ صبر سب سے پہلے چھلک پڑا وہ مغیرۃ بن شعبۃ ہی تھے۔ "خبردار"! مجاہدانہ خروش کے ساتھ انہوں نے عروۃ بن ثقفی کو للکار سنائی! جذبہ ایمانی نے دور کفر کی ان تمام یادوں کو ان کے ذہن سے محو کر دیا تھا۔ جب یہی عروۃ ان کا بہترین یار ومددگار ثابت ہوا کرتا تھا۔

"خبردار! اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھ!"......

عروۃ نے نظر اٹھا کر دیکھا کہ مغیرۃ..... اس کے دور کفر کا دوست مغیرۃؓ اس کے سر پر تلوار سونت چکا ہے۔ حسد کے شدید احساس نے اس کو چراغ پا کر دیا کہ جناب محمد ﷺ مغیرۃ کی نظروں میں اتنے قیمتی ہو گئے ہیں کہ جن کی قربت سے سوائے دنیاوی خطرات کے کوئی شے نہ ملی اور میں اسقدر بیگانہ ہو چکا ہوں' حالانکہ میرے تعلقات کی وجہ سے ان کو دنیا میں طرح طرح کی سہولت حاصل ہوتی رہی ہے۔ عروۃ یہ کہاں سمجھ سکتا تھا کہ محمد ﷺ کی قربت نے مغیرۃ کو کیا چیز دیدی ہے؟

"او دغاباز!" عروہ نے چیخ ماری ...... "کیا میں نے تیری دغابازی کے سلسلہ میں تیری طرف سے کوشش نہیں کی تھی؟"

مغیرۃ نے ایک تلخ و کربناک نظر عروۃ پر ڈالی' جیسے کہ رہے ہوں کہ "بندہ بندے پر دغا اور بدعہدی کا الزام لگاتا ہے' لیکن رب کائنات سے بدعہدی کا گناہ' اتنا بڑا گناہ اس کے دل میں کانٹا بن کر کبھی نہیں کھٹکتا؟...... محمد ﷺ کی برکت سے ہم اس بدترین لعنت سے نکلے ہیں اور اللہ پاک سے وفائے عہد کی وہ خوشی ہمیں حاصل ہوئی ہے' جس کے بعد نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی غم!!!

وہی حضرت محمد ﷺ جن کی جاں نوازی پر حضرت مغیرۃ کے دل کی دھڑکنیں اس طرح پہرہ دیتی تھیں۔ جب وہ سپرد خاک کئے جا رہے تھے تو اس دن مغیرۃ کا حزن واضطراب دیدنی تھا۔ آج اس کی واحد آرزو یہ تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے جسد اطہر کے پیچھے پیچھے جتنی دور تک جاسکیں' بیتابانہ چلے جائیں جیسے وہ آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ قبر میں خود کو دفنانے کے لئے بے قرار ہوں۔ جذب وجنون کی عجب تھی وہ کیفیت! انہوں نے وارفتگی کے عالم میں ایک عجیب حرکت کی۔ اپنی قیمتی انگوٹھی کو خود ہی مرقد منورہ میں گرادیا...... محض اس لئے کہ لوگ انہیں بھی کم سے کم تھوڑی دیر کے لئے مبارک قبر میں جانے کی اجازت دے دیں۔ اجازت مل گئی اور حضرت مغیرۃ بیتابانہ داخل ہوئے' ان کی آنکھیں اشک آلود تھیں لیکن قلب اس بات پر خوشی سے سرشار تھا کہ مغیرۃ بن شعبہ ہی وہ واحد آدمی ہوگا جو نبی کریم ﷺ سے سب سے آخر میں جدا ہوا!...... کیسی دلکش' کیسی معصوم ہوتی ہیں ایمان کامل کی ادائیں......

قادسیہ کی جنگ تاریخ کا وہ موڑ ہے جہاں مغیرۃ نے دنیا کو یہ بتایا کہ اللہ اور آخرت پر ایمان کی دولت پا جانا کیا چیز ہوتی ہے۔!...... بتایا کہ پیٹ پر پتھر باندھنے والا بھوکا آدمی بھی اندر سے کس طرح آسودہ حال ومطمئن ہو جاتا ہے۔ اللہ نے اس موقع پر ان کو یہ موقعہ عطا فرمایا کہ وہ رستم جو وقت کی سپر طاقت تھی' کے دربار میں اسلام کا نمائندہ بن کر جائیں۔ اور کفر و شرک کے ماروں کو یہ بلند حقیقت سمجھائیں کہ مال ومنال' تاج وتخت کچھ بھی نہیں ہیں' ایمان ہی سب کچھ ہے۔

اسلام کے نمائندے کو مرعوب کرنے کے لئے رستم نے وہ سب کچھ کر ڈالا تھا' جو وہ کرسکتا تھا۔ ریشم وکمخواب کے فرش پیروں میں ڈالے گئے تھے' جسموں کو چمکیلے اور نرم وگداز اطلس ودیبا کے کپڑوں سے ڈھانپا گیا تھا' دورویہ قطاروں میں کھڑے ہوئے انسان ننگی تلواروں سے بجلیاں گرا رہے تھے۔ اور رستم کی شکل میں تخت پر بیٹھے ہوئے آدمی کو ''معبود'' کی طرح عجز و عقیدت پیش کر رہے تھے۔ خود رستم کا حال یہ تھا کہ اس کے سر پر رکھے ہوئے تاج کے زر وجواہر پر آدمی کی برہنہ آنکھ کا ٹھہرنا دشوار ہو رہا تھا۔ دنیا ایک زبردست خیرگی کا طوفان اٹھانے کے لئے چاروں طرف بے حجاب ہوگئی تھی۔ لیکن اللہ نے ''ورائے حجاب'' رہتے ہوئے اپنے ''عبد'' کی آنکھوں میں وہ تجلیاں جذب کردیں کہ زمین کے اوپر اور زمین کے اندر پھیلا ہوا تمام سونا چاندی اس بندے کے لئے ایک سیاہ ومتعفن کیچڑ سے بھی زیادہ حقیر شے ہوکر رہ گیا تھا۔ اگرچہ اس کی تلوار کی نیام بوسیدہ ہوچکی تھی اگرچہ اس کے ترکش کے تیر چھوٹے بھی تھے اور تھوڑے بھی' لیکن اس کے سینے میں نہ جانے کیا تھا کہ رستم اس کو مٹی کا ایک بت' اور رستم کا دربار اپنے تمام شکوہ وشان کے باوجود اسے ظلمتوں کے ایک دردناک کفن سے زیادہ کچھ بھی تو نہ لگا......

وہ بے تحاشا گھوڑا دوڑاتے ہوئے اور دربانوں اور نگہبانوں کی حیرت اور غصے سے لبریز آوازوں کو پائے استغناء

سے ٹھکراتے ہوئے سیدھے رستم کے شاہی تخت تک جا پہنچے۔تخت شاہی کے پائے سے اپنے گھوڑے کو باندھا اور بلا جھجک تخت پر پاؤں رکھتے ہوئے رستم کے گھٹنے سے گھٹنا ملا کر بیٹھ گئے۔تمام دربار میں ایک ہل چل مچی' تمام نظریں رستم اور اس کے درباری شکوہ سے ہٹ کر دفعتاً اس آدمی پر جم گئیں جو اللہ کے سوا کسی کا بھی غلام نہ تھا۔جو مال کو حقیر سمجھتا تھا اور جاہ کو نگاہ میں نہ لاتا تھا۔اور ہر ہر نظر اور ہر ہر نفس سے جس کی زندگی اللہ کے بندوں کی بندگی میں گزرتی تھی یہ درد بھرا سوال کرتی جارہی تھی۔

﴿الیس اللہ بکاف عبدہ﴾ (الزمر 36)

دنیا کے غلاموں کے پندار پر بندہ مومن کے ایمان نے ٹھوکر ماردی تھی۔اس لئے اندر تک چوٹ لگی اور باہر احتجاجی خروش ظاہر ہوا۔درباریوں نے بڑھ کر حضرت مغیرہؓ کو تخت سے نیچے اتار بٹھایا' لیکن ان کی نظر میں تخت اور فرش برابر تھا۔وہ بلا تکلف نیچے اتر آئے اور اب نیچے اتر کر ان تمام اونچائیوں پر ایک جست مجاہدانہ وار کر ڈالا جو آدمی کو نیچا کرنے کے سوا اور کوئی خدمت انجام نہیں دے سکتیں:

''ہم مسلمان ہیں'' دربار میں تنہا مومن کی آواز ابھرنا شروع ہوئی اور آہستہ آہستہ سارے دربار پر اسکی زلزلہ انگیز گونج چھا کر رہ گئی..... ''ہم صرف ایک اللہ کے غلام ہیں۔دین ہمارا اسلام ہے.....''

یہ آواز بندوں کی بندگی اور اللہ سے بغاوت کرنے والی دنیا میں ایک آواز نہیں' ایک دھماکہ تھی۔قیامت صغریٰ تھی۔پورا دربار تھرتھرا کر رہ گیا۔قیمتی کپڑوں اور سیم وزر کے اندر چھپے ہوئے آدمی کی روح کراہ اٹھی۔اور ایک بار پھر ایک مغیرہ کی آواز کی گونج نے سارے دربار کو حیرت وعجز سے گنگ کر کے رکھ دیا۔

''تم نے بلایا ہے' ہم اپنی غرض سے نہیں آئے۔پھر یہ تمہارا یہ سلوک کہاں تک زیبا ہے؟''

لوگوں نے یہ آواز سنی!......

اور ہزاروں نظریں اس ایک چہرے پر جم کر رہ گئیں جو نفرت و درد کے دو آتشہ تیوروں کے ساتھ اعلان کر رہا تھا ''اے جھوٹے خداؤں کے غلامو! بادشاہوں کے دربار میں غرض اور ضرورت لے کر آنا کوئی عزت نہیں۔ایسے درباریوں اور بھکاریوں میں کوئی بنیادی فرق نہیں پایا جاتا۔

عزت صرف وہاں سر جھکانے اور ہاتھ پھیلانے میں ہے' جہاں دینے والا کسی سے لینے والا نہیں' صرف دینے والا' سب کو دینے والا۔یکتا۔بے مثال۔مقتدر''